www.ShianeAli.com

۱
جس دم قلم ہوا سرِ سلطانِ کربلا
کہتے تھے ذرہ ہائے بیابانِ کربلا
اک زلزلہ میں آگیا میدانِ کربلا
پیاسا شہید ہو گیا مہمانِ کربلا
بتلا زمیں نہ کیوں ترا طبقہ الٹ گیا
آغوشِ فاطمہؑ میں سرِ شاہ کٹ گیا

۲
جلتی زمیں پہ لاشۂ سلطانِ بے کفن
کوئی نہیں ہے ناصرِ شاہنشہِ زمن
اے گرد تو ہی ڈھانپ لے مظلوم کا بدن
اب لیجئے پسر کی خبر یا ابوالحسنؑ
کاٹا گلا عدو نے شہِ مشرقین کا
پامال ہوگا اب تنِ بے سر حسینؑ کا

۳
رن میں جو مشتہر ہوئی ہر سمت یہ خبر
زینبؑ سے رو کے بولی وہ سر اپنا پیٹ کر
فضہؓ یہ سن کے خیمہ میں آئی برہنہ سر
آمادہ بعد قتل بھی اعدا ہیں ظلم پر
حامی کوئی نہیں ہے شہِ مشرقین کا
ہے قصد پائمال ہو لاشہ حسینؑ کا

۴
آمادہ ظلم پر ہیں بد اطوار کیا کروں
کوئی نہیں ہے حامی و غمخوار کیا کروں
افسوس ہے میں غم کی گرفتار کیا کروں
فریاد کر رہی ہوں میں ناچار کیا کروں
ہے انتظار اس اسدِ حق کا دیر سے
سلمانؓ کو کیا تھا رہا جس نے شیر سے

۵
زینبؑ یہ حال سن کے ہوئی سخت بے قرار
بھیا تمہاری لاش کا حامی ہے کردگار
فرطِ الم سے کہنے لگی ہو کے اشکبار
کچھ بس نہیں بہن کا ہے مجبور سوگوار
عالم عجب اب ہے مرے اضطراب کا
کیونکر جسد بچے پسرِ بوترابؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

۶
اے آسمان دیکھے گا کس آنکھ سے یہ حال
اے نہر غرق آب ہوں اعدائے بد مآل
اے ارض کربلا تو الٹ بہر ذوالجلال
یارب بچا لے لاشۂ شبیر خوش خصال
یا مصطفیٰ حسینؑ کو آکر بچائیے
یا شیر حق پسر کو لحد میں چھپائیے

۷
زینبؑ کے استغاثہ پہ ہلنے لگی زمیں
گھبرا کے آئی خیمہ میں وہ بیکس و حزیں
تھی بے حواس دل پہ جو قابو رہا نہیں
بولی پہنچ کے عابدؑ بیمار کے قریں
ہے غیر حال تپ سے مرے لال آپ کا
ہوتا ہے پائمال وہاں جسم باپ کا

۸
فضہؓ نے تب یہ زینبؑ ناشاد سے کہا
ہوں منتظر میں پاؤں اگر حکم آپ کا
اک شیر یاں پہ رہتا ہے میں نے ہے یہ سنا
اس سے کہوں یہ حال ہیں اے بنت مرتضیٰ
زینبؑ پکاری بہر خدا جلد جاؤ تم
شیر خدا کے لال کی حالت سناؤ تم

۹
آجائے گر وہ شیر تو ہٹ جائیں اشقیا
عجلت کا وقت ہے نہ توقف کرو ذرا
پامال ہو نہ لاشۂ سلطان کربلا
دوڑیں یہ سن کے حضرت فضہؓ برہنہ پا
دیکھا قریب جا کے گھرا ابر یاس ہے
وہ شیر محو خواب ہے جنگل اداس ہے

۱۰
چلائی رو کے آہ یہ آفت کا وقت ہے
اے شیر جلد اٹھ کہ مصیبت کا وقت ہے
زہراؑ کی بیٹیوں پہ قیامت کا وقت ہے
فرزند شیر حق کی رفاقت کا وقت ہے
مولا سے اشقیا نے عداوت کمال کی
پامال لاش ہوتی ہے زہراؑ کے لال کی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

اے شیر جلد اٹھ نہیں راحت کا وقت اب	۱۱	چل کر بچالے لاشۂ شاہنشہ عرب
یہ ظلم یہ ستم یہ شقاوت ہے بے سبب		بندھی ہے نعل گھوڑوں کی ٹاپوں میں ہے غضب

روحِ امامِ پاک کو رنج و تعب نہ ہو
پامالِ لاش ابن امیرِ عرب نہ ہو

لاشہ پڑا ہے شاہ کا اعدا کے درمیاں	۱۲	پامال تھوڑی دیر میں ہوگا وہ بے گماں
چل کر بچالے تو پئے خلاق دو جہاں		سُن کر کنیزِ فاطمہ زہراؑ کا یہ بیاں

اٹھا وہ شیر خاک اڑاتا ہوا چلا
آنکھوں سے جوئے اشک بہاتا ہوا چلا

پہنچا قریب لاش جو وہ شیر ایک بار	۱۳	یوں بیکسی پہ شاہ کی تڑپا بحال زار
جیسے پسر کی لاش پہ مادر ہو بے قرار		آخر ستم سے باز رہے وہ ستم شعار

ہیبت سے اس کے سارے جفا کار ہٹ گئے
بپھرا جو دیکھا شیر کو اشرار ہٹ گئے

کچھ راویوں نے پر یہ لکھا ہے بحال زار	۱۴	خیمہ میں لوٹنے کو چلے جب ستم شعار
ہنگامہ قہر کا تھا قیامت تھی آشکار		جاتے تھے لوٹنے کو اِدھر سے اُدھر سوار

ہو — پوچھو نہ حال فاطمہؑ کے نورِ عین کا
پامال ہو گیا تنِ بے سر حسینؑ کا

کیا ظلم پر تلے تھے وہ بے پیر ہے غضب	۱۵	گھوڑوں کی نعل اور تنِ شبیرؑ ہے غضب
ڈیوڑھی پہ دیکھتی رہی ہمشیر ہے غضب		بس بس خموش عترتِ دلگیر ہے غضب

مرثیہ — راحت نہ دی ذرا جسدِ پاش پاش کو
پامال کر دیا شہِ والا کی لاش کو — نمبر ۹

Presented by www.ziaraat.com